کیا وضوء اور نماز کے لیے صاف جگہ نہ ملنے پر نماز میں تاخیر ہو سکتی ہے ؟

لا يجد مكاناً نظيفاً للوضوء والصلاة فهل يؤخر الصلاة ؟

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

کیا وضوء اور نماز کے لیے صاف جگہ نہ ملنے پر نماز میں تاخیر ہو سکتی ہے ؟

میں ایسی کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں جہاں سب ملازمین غیر مسلم ہیں، میں اکیلا ہی مسلمان ہوں، سارا دن وہاں وضوء کے لیے کوئی مناسب جگہ نہیں ملتی، اور نہ ہی نماز کے لیے مخصوص جگہ ہے، کیا میرے لیے گھر جانے تك ظہر اور عصر كی نماز میں تاخیر کرنی جائز ہے ؟

الحمد للہ:

مسلمان شخص کے لیے نماز کی اہمیت اور اوقات میں نماز پنجگانہ پوری شروط و ارکان اور واجبات کے ساتھ ادا کرنے کی پابندی کی ضرورت کا علم ہونا ضروری ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:
(یقینا مومنوں پر نماز وقت مقررہ میں ادا کرنا فرض کی گئی ہے)النساء (۱۰۳).

اور حدیث میں فرمان بھی اسے بیان کیا گیا ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کونسا عمل اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" وقت پر نماز ادا کرنا.
راوی کہتے ہیں: پھر کونسا عمل ؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" والدین کے ساتھ حسن سلوك کرنا "

راوی کہتے ہیں: پھر کونسا عمل ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنا "
صحیح بخاری حدیث نمبر (٥٠٤) صحیح مسلم حدیث نمبر (٨٥).

چنانچہ مسلمان شخص کےلیے بروقت نماز کی ادائیگی ضروری ہے، اور وقت سے لیٹ اور تاخیر کرنا حلال نہیں، اور وضوء کرنے کے لیے صاف جگہ کی ضرورت نہیں، اگر ہم یہ فرض بھی کر لیں کہ اس کی ضرورت ہے تو سائل کو کام پر جانے سے قبل اس کی احتیاط کرنی چاہیے، وہ وضوء کر کے آئے تا کہ وقت پر نماز ادا کر سکے.

اس کے لیے وقت پر نماز ادا کرنا، اور نماز کے پاك صاف جگہ کی تلاش واجب ہے، اور یہ کوئی مشکل بھی نہیں اور نہ ہی اس میں تنگی ہوتی ہے، کیونکہ اگر زمین پاك ہو تو نماز ہر جگہ ادا کی جا سکتی ہے، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور میرے لیے زمین کو پاك اور مسجد بنایا گیا ہے، چنانچہ میری امت میں سے کسی شخص کو کہیں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ادا کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٣٣٥) صحیح مسلم حدیث نمبر (٥٢١).

اور پھر شریعت اسلامیہ نے کچھ مخصوص جگہوں کو نماز کی ادائیگی والی جگہوں سے مستثنی کیا ہے، جہاں نماز نہیں ہوتی ان میں قبرستان، لیٹرین وغسل خانہ جات شامل ہیں.
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ساری کی ساری زمین مسجد ہے، صرف قبرستان اور لیٹرین نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (٤٩٢) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ جہاں وہ کام کرتا ہے اگر وہ پاك صاف ہے تو وہی نماز کی جگہ ہے، لیکن اگر وہ صاف نہیں تو کوئی اور جگہ تلاش کر لے، اور اگر وہ ذمہ داران سے نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ مختص کرنے کا مطالبہ کرے تو یہ بھی مشکل کام نہیں ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اگر وہ نماز کی ادائیگی میں جان بوجھ کر عمدا اتنی تاخیر کرے کہ نماز کےارکان و شروط کی ادائیگی کے لیے بھی وقت تنگ ہو جائے، مثلا اسے نجاست لگی ہو، یا وہ جنبی حالت میں ہو اور اگر غسل کرنے میں ہی نماز کا باقی مانندہ وقت نکل جائے، تو پھر بھی اسے طہارت اور غسل کرنا ہو گا، لیکن وہ اسے بروقت ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گا؛ کیونکہ اس پر واجب تھا کہ وہ وقت تنگ ہونے سے قبل غسل و طہارت کر کے نماز ادا کرتا چنانچہ جب وہ اس میں تاخیر کرے تو گنہگار ہونے کے ساتھ ساتھ اسے وہی کام کرنا ہونگے جو اس کے ذمہ واجب تھے.

دیکھیں: شرح العمدہ (٤ / ٥٨).

اور اگر نماز صحیح ہونے کی شروط میں سے کسی شرط کے پورا کرنے سے عاجز ہو - مثلا طہارت و غسل کرنے سے - تو وہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور وہ شرط اس سے ساقط ہو جائیگی، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ یہ شرط پوری کرنے کے لیے نماز وقت سے لیٹ کر لے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

...... کیونکہ جسے اول وقت میں نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اگر وہ فی الحال کسی شرط اور ارکان کو پورا کرنے سے عاجز ہو، اور نماز کا

وقت نکل جانے سے وہ اسے پورا کرسکتا ہو تو اس کے لیے نماز میں تاخیر کرنی جائز نہیں حتی کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے.

اگر یہ جائز ہوتا تو پھر سترہ، اور طہارت، اور رکوع و سجود وغیرہ دوسری شروط و ارکان سے عاجز شخص کے لیے نماز میں تاخیر اتنی تاخیر کرنی جائز ہوتی کہ اس پر قادر ہو جائے، اگر اس کے علم میں یا ظن غالب ہو کہ وہ اس پر قادر ہو جائیگا.

یہ کتاب و سنت اور اجماع کے خلاف ہے؛ کیونکہ شریعت نے عاجز ہو جانے والی سب و شروط و ارکان میں سے سب سے زیادہ وقت کا خیال رکھا ہے اس لیے نماز کے کچھ ارکان سے عاجز ہونے کی صورت میں بھی بالکل نماز وقت سے موخر نہیں کی جا سکتی.

اور جب بھی فعل اور شرط کے حصول کے لیے وقتِ وجوب تنگ ہو تو شرط کو چھوڑ کر وقت میں فعل مقدم ہو گا، شرط کی پابندی اس وقت کرنی اول و بہتر ہو گی جب آخر وقت میں واجب ہو، مثلا سوایا ہوا شخص آخری وقت بیدار ہو تو اس پر اس وقت نماز مکمل شروط کے ساتھ واجب ہے جیس طرح اگر وہ وقت کے بعد بیدار ہوتا.

دیکھیں: شرح العمدہ (٤ / ٣٤٧ - ٣٤٨).

واللہ اعلم .